weekly English Section سے رپورٹ

ترجمہ۔ مسعود الرحمن بن نقیب۔ فیصل آباد

یہ دنیا اور بوسنیا........!

فروری ۹۲ء کی شکستہ ساعتیں سسک رہی ہیں .... مظلوم بوسنیا سرب افواج کے ظلم وستم سے تڑپ رہا ہے .... مذہبی یکجہتی کی عملی تفسیر کا حسین مرقع بمباری کے ہاتھوں اشک ریز ہے..... صاف لگتا ہے کہ اس بربریت کا مقصد سوائے اس امر کے کچھ نہیں کہ اس خطے میں بسنے والے ۲ء۴ مسلمانوں کو بالکل نیست ونابود کردیا جائے .... لیکن اس جارحیت پر امن کی علمبردار مغربی دنیا نے کیا کیا؟؟؟ .... آیئے اس کا بھی مشاہدہ کرتے ہیں.....

۷۔ اپریل کو بوسنیا کی بربادی کی خبر امریکہ (U.S.A) پہنچی.... اس کے پانچ دن بعد اعلان کیا گیا کہ ایک سو ماہرین پر مشتمل ایک دستہ جائزے کی خاطر بوسنیا جا رہا ہے..... سلامتی کونسل نے بھی ایک لاکھ فوجیوں پر مشتمل پر امن دستوں کی روانگی پر بحث شروع کردی.... اور ہوا کیا؟

کوئی بھی مگر جانب صحرا نہیں پہنچا

۱۴۔ اپریل کی روح پھر کپکپا اٹھی کہ سرب فوج نے لا تعداد بوسنیائی مسلمان زندان ہستی سے آزاد کردیئے اور وحشت ودہشت لوگوں پر محو رقص ہے لیکن دنیا نے کیا کیا؟؟؟؟.... سیکرٹری آف سٹیٹس جمیز بیکر نے بھرپور انداز میں (فقط) مذمت کی۔ یورپی ملکوں پر زور دیا گیا کہ سربیا سے ہر قسم کا معاشی‘ اقتصادی اور سفارتی تعلق قطع کرلیا جائے.... لیکن ایسا کبھی نہیں ہوگا کیونکہ ابھی تک ایسا نہیں ہوسکا۔

موسم بہار آیا اور ساتھ ہی امریکہ کو پھر خبر ملی کہ سرب فوج ٹارچر سیلز میں مسلمانوں کو اذیت ناک موت سے ہمکنار کر رہی ہے اور یہ کہ تقریباً" تیس ہزار بوسنیائی اسیر قفس ہوچکے ہیں لیکن اس دنیا نے کیا کیا؟؟؟ ..... واشنگٹن کہ جسے "گہوارہ امن" کا زعم ہے‘ کی طرف سے ان کیمپس کی ذرا بھی باز پرس نہ کی گئی بلکہ ستم بر ستم یہ کہ "سب اچھا" کا تاثر دیا جاتا رہا۔

۴۔ مئی کو بوسنیا کراہ اٹھا اور اس نے دنیا سے اپیل کی کہ وہ سربیا سے تجارتی لین دین ختم کردے اور بوسنیا کی ہر ممکن مدد کرے لیکن دنیا نے کیا کیا؟؟؟.... اس نے سربیا کی اقتصادی‘ تجارتی اور معاشی ترقی میں ذرہ بھر بھی کمی نہ ہونے دی۔

۷۔ مئی کو خبر آئی کہ قوم پرستوں اور سربوں نے بوسنیا کو جمہوریہ بنانے پر اتفاق کرلیا ہے.... U.N.O نے بھی ۵۔ دن بعد بوسنیا کے علاقوں سے سرب فوج کی واپسی کے متعلق رضامندی پر گفت وشنید کی لیکن دوسری طرف دنیا نے کیا کیا؟؟؟....

سلامتی کونسل کی طرف سے بوسنیا کے لیئے خوراک' ادویات اور دیگر سہولیات کے لیئے آرڈر جاری کیا گیا لیکن افسوس کہ ان میں سے کچھ بھی بوسنیا تک نہیں پہنچا بلکہ اس سلسلے میں خود امریکہ ملوث نظر آیا۔

۳۰۔ مئی کو پتا چلا کہ سراجیوو (بوسنیا) کا محاصرہ تنگ کردیا گیا..... سرب فوج نے ان گنت لوگ گولیوں سے اڑا دیئے۔ سربیائی کمانڈر جنرل راتکو ملاڈک (RATKO MLADIC) اپنے فوجیوں کی یوں حوصلہ افزائی کرتا رہا کہ.... "ان پاگلوں کو ہانکتے چلو اور جلا کر راکھ کردو...." ظلم کا چہرہ واضح تھا لیکن دنیا نے کیا کیا؟؟؟

۳۱۔ مئی کو امریکہ نے سربیا پر اقتصادی پابندی عائد کردی لیکن مسٹر بیکر کے یہ کہنے پر روک دی.... "طاقت کے استعمال سے قبل ہمیں چاہئے کہ ہم تمام قسم کے سیاسی اور مصلحت آمیز اقدامات آزمالیں.... ایک اور سرکاری افسر نے کہا..... "ہم دراصل ضرورت کے مطابق گفتگو کرتے ہیں حالانکہ کچھ پتا نہیں ہوتا کہ آئندہ کیا ہو؟.... ویسے بوسنیا ایک بہت پرانا مسئلہ ہے...."

یکم جون کو گولی پھر چل پڑی اور ۷۔ لاکھ عوام سرب فوج کے بارود میں جھلس کر رہ گئے لیکن دنیا نے کیا کیا؟؟؟...

۶۔ جون کو جارج بش نے کہا.... "اگرچہ اس مسئلے کا تعلق ہم سے بھی ہے لیکن اس پر کیا پابندی ہوسکتی ہے" دس دن بعد اقوام متحدہ نے پھر امداد کی ٹھان لی لیکن خبر آئی چونکہ ۱۱۰۰ پر مشتمل ایک (حقیر) دستے نے ائر پورٹ پر قبضہ کرلیا ہے اس لئے امداد پہنچانا ممکن نہیں.... جون کے دوران ہی سرب غنڈے سراجیوو کے خوبصورت بدن پر بارود لیکر چڑھ دوڑے لیکن دنیا نے کیا کیا؟؟؟

۲۶۔ جون کو سلامتی کونسل نے سربیا کو الٹی میٹم دے دیا کہ غنڈہ گردی روک کر اسلحہ اقوام متحدہ (U. N. O) کے حوالے کردیا جائے جبکہ U. N. O کا ہی ایک سرکاری افسر یہ بیان دیکر سرب فوج کا حوصلہ بڑھاتا رہا کہ..... " ایکشن کا کوئی امکان نہیں ہے" ... (یعنی جو جی چاہے کرتے پھرو)

۳۔ جولائی کو سربی عارضی طور پر اسلحہ لیئے ائرپورٹ سے نکل آئے.... امداد دی جانے لگی لیکن ساتھ ہی پھر فائرنگ شروع ہوگئی... تین ہفتوں بعد نیوز ویک (NEWS WEEK) کے مسٹر رائے (Mr. ROY) نے سربیائی کیمپس کا معائنہ کیا اور ایسے ہزاروں لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھے کہ جو موت کی وادی میں کھو چکے تھے.... ان خیموں کا بھی جائزہ لیا گیا کہ جہاں عصمتیں لٹتی رہی تھیں اور جو اجتماعی کھیل کھیلا جاتا رہا تھا..... لیکن دنیا نے کیا کیا؟؟؟

امریکہ نے ہمدردی کا اظہار کیا..... ریڈ کراس (RED CROSS) پر زور دیا گیا کہ خیموں میں جاکر طبی امداد سمیت دیگر ضروریات بہم پہنچائی جائیں..... لیکن کسی نے قیدیوں کی آزادی کے متعلق

ایک لفظ بھی نہیں کہا۔

موسم گرما کے دوران طوفان پھر اٹھا اور سرب فوج نے بوسنیا کے سینے پر لاتعداد بم پھینک ڈالے.... لیکن دنیا نے کیا کیا؟؟؟

۹ اکتوبر کو سلامتی کونسل نے بوسنیائی علاقے میں فوج کی لڑائی پر پابندی لگا دی لیکن اس کے اس فیصلے کے حق میں کسی مغربی ملک نے ایک ووٹ بھی نہیں دیا...!

خزاں تو کب سے تھی لیکن جب موسم آیا تو سربیا کے جنگی جہاز ذرا نرم پڑ گئے لیکن فوجی حکمت عملی کے تحت (بالکل غلط... سہمے لوگوں پر خوف بٹھانے کیلئے) پروازیں جاری رہیں.... قتل عام ہوتا رہا.... عزتیں پامال ہوتی رہیں خیموں میں رقص موت جاری رہا.... مسلمان کٹتے رہے... لیکن دنیا اتنا کچھ ہونے پر فقط "ہمدردی کے بول" بولتی رہی اور اب پھر یہی باقی ہے کہ امن کی یہ دنیا.... زخموں سے چور بوسنیا کے لئے .... کیا کرے گی؟؟؟ پھر بھی انشاء اللہ...

توڑ ہی دے گا کوئی موسیٰؑ طلسم سامری

☆

ابراہیم
کشمینا
انٹرنیشنل

کشمینا اون جیسی کوئی اون نہیں

ابراہیم سپنرز

۶۲- شاہ عالم مارکیٹ لاہور

فون :- ۶۶۱۳۵ — ۳۲۲۴۶۸۲ — ۲۲۴۱۹۰